سوال

(44) ذبیحہ میں نیابت کرنے والے کا بوقت ذبح قربانی کرنے والے کا نام لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ایک سوال یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ کسی دوسرے کی طرف سے ذبح کرتے وقت اس کا نام لینا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں ابن قدامہ لکھتے ہیں:

مسئلہ: ضروری نہیں کہ ذبح کرتے وقت یہ کہے: ''فلاں کی طرف سے،، کیونکہ نیت کافی ہے۔ نیت کے کافی ہوتے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں، پھر بھی اگر اس کا نام لے لے جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو بہتر ہوگا۔

فصل: ایک شخص نے قربانی کا جانور متعین کر دیا لیکن کسی دوسرے نے بغیر اس کی اجازت کے اسے ذبح کر دیا تو یہ قربانی ہو جائے گی اور ذبح کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ کیا جائے گا۔ یہ رائے امام حنیفہ کی ہے۔

امام مالک کہتے ہیں: یہ تو صرف ایک بھیڑ کا گوشت شمار ہوگا، بھیڑ کے مالک کو تاوان واجب الادا ہوگا اور اسے دوسرا ایک جانور ذبح کرنا ہوگا کیونکہ ذبح کرنا عبادت ہے اور اگر اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اس عبادت کو کیا گیا تو وہ ادا نہ ہوگی جیسے کہ زکاۃ کا مسئلہ ہے۔

امام شافعی نے کہا: بھیڑ کے مالک کو اتنا تاوان واجب الادا ہوگا جو بھیڑ کی قیمت (زندہ حالت میں) اور بعد ذبح قیمت کے درمیان ہو۔

ہمارے قول کی دلیل یہ ہے کہ یہ فعل نیت کا محتاج نہیں۔ اگر کوئی دوسرا بھی کر ڈالے تو کافی ہوگا جیسے آدمی کے کپڑے پر نجاست لگ جائے اور کوئی دوسرا اسے دھو ڈالے۔

یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ بدنی عبادات، جیسے نماز اور روزے میں نیامت نہیں ہوتی لیکن مالی عبادات جیسے زکاۃ اور قربانی میں نیابت اس لیے جائز ہے کہ اس میں فقراء کو فائدہ پہنچایا مقصود ہوتا ہے، چنانچہ اگر زکاۃ کا رقم فقراء تک پہنچ گئی اور اسی طرح قربانی کا گوشت بھی ذبح کے بعد مستحقین تک پہنچ گیا اور تو پھر یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ زکاۃ دینے والے نے خود اپنی زکاۃ فقراء تک پہنچائی تھی یا اس کے نائب نے اور اسی طرح قربانی میں بھی یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ آدمی نے خود قربانی کرکے گوشت تقسیم کیا تھا یا اس کی طرف سے کسی اور نے یہ عمل سرانجام دیا تھا۔

کسی دوسرے کی طرف سے قربانی کرنے پر یہ آثار بھی ملاحظہ ہوں :

حضرت ابن عمر ﷺ جنین (جو بچہ ابھی شکم مادر میں ہو) کے علاوہ اپنے تمام چھوٹے اور بڑے بچوں کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے اور عقیقہ اپنی تمام اولاد کی طرف سے کرتے تھے۔

معمر کہتے ہیں : میں زہری سے پوچھا : کیا ہم غیر حاضر شخص کی طرف سے قربانی کرسکتے ہیں تو ان انہوں نے کہا : ''لا باس بہ'' ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔،،

اب آئیے حدیث فاطمہ کی طرف۔ امام حاکم یہ روایت لائے ہیں کہ عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''اے فاطمہ ! اپنی قربانی کی طرف کھڑی ہو جاؤ اور وہاں حاضر رہو کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جوں ہی بہے گا تمہارے ہر اس گناہ کی مغفرت ہو جائے گی جو تم نے کیا ہوگا۔ (قربانی کے وقت) یہ الفاظ کہو :

قُل إِنَّ صَلاتى وَنُسُكى وَمَحياىَ وَمَماتى لِلَّهِ رَبِّ العـٰلَمينَ ١٦٢ لا شَريكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرتُ وَأَنا۠ أَوَّلُ المُسلِمينَ ١٦٣ ... سورة الانعام

عمران نے پوچھا : اللہ کے رسول ! کیا یہ بات صرف آپ کے لیے اور آپ کے اہل بیت کے لیے ہے یا تمام مسلمان کے لیے ہے ؟

آپ ﷺ نے فرمایا : نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔،، (مستدرک حاکم 4 222)

امام حاکم تو اپنی ہر روایت کے بارے میں کہتے ہیں کہ صحیح الاسناد ہے گو بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا، اس لیے حقیقت جاننے کے لیے امام ذہبی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ وہ کہتے ہیں : اس کی سند میں ابو حمزہ شمالی جاننے نہایت کمزور راوی ہے اور دوسرا راوی اسماعیل بھی اتنا قابل اعماد نہیں۔ (ذیل مستدرک حاکم : 4 222)

حاکم حضرت ابو سعید سے بھی روایت لائے ہیں جس کے ایک راوی ''عطیہ،، کے بارے میں ذہبی کہتے ہیں : عطیہ (واہ جداً) بہت کمزور راوی ہے۔

امام بیہقی نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے، وہاں بھی ابو حمزہ والی سند ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ یہ وہ واحد روایت ہے جس میں ذبیحہ کے وقت حاضر رہنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس روایت کے ضعیف ثابت ہو جانے کے بعد ایسا لازم قرار نہیں دیا جاسکتا، اس لیے اہل علم نے اس امر کو مستحب قرار دیا ہے۔ یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ انگلینڈ میں مسلمانوں کی تعداد بیس لاکھ کے قریب ہے، گویا کم از کم پانچ لاکھ گھرانے آباد ہیں جو قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ اس ملک میں اب تک ایسی سہولت میسر نہیں کہ پانچ لاکھ قربانیاں ایسے ذبح خانوں میں کی جاسکیں جہاں حلال طریقے سے ذبح کرنے کی اجازت ہو، اس لیے ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حضرات اپنے اپنے علاقوں میں ذبح کرنے پر قادر ہوں وہ یہیں ذبح کرنے کی کوشش کریں۔

لیکن جو ایسا نہ کرسکیں وہ یا تو مسلم ممالک میں اپنے رشتہ داروں کو وکیل بنا دیں یا مسلم رفاہی و خیراتی تنظیموں کا سہارا لیں جو نہ صرف پاک و ہند بلکہ فلسطین اور افریقہ کے کئی قحط زدہ ممالک میں قربانی کا بندوبست کرتی ہیں جہاں ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد قربانی کے گوشت سے اپنی بھوک مٹا پاتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

حج وقربانی کے مسائل، صفحہ:341

محدث فتویٰ